8/4

میثم قادری

تبلیغی جماعت کا

اِعلانِ وہابیت

پروفیسر فیاض احمد کاوِش

ضِیاءُ الدّین پبلیکیشنز
نزد شہید مسجد کھارادر کراچی فون: ۲۰۳۹۱۸-

تبلیغی جماعت کا اعلان وہابیت

جی ہاں! آپ اگر کسی خوش فہمی میں مبتلا ہیں تو اسے دور فرما لیجئے۔ — یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں بلکہ صاف و صریح اعلان ہے جس میں کسی قسم کا ہیر پھیر یا پیچیدگی نہیں — آپ یقین فرمائیے —

ہم بڑے سخت وہابی ہیں

مندرجہ بالا قول — تبلیغی جماعت کے روح رواں حضرت مولانا منظور احمد صاحب نعمانی کا قول فیصل ہے جس پر وہ سختی سے قائم رہنے کا اصرار کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں تبلیغی جماعت کے مرکزی قائد حضرت مولانا زکریا صاحب جواب دیتے ہیں۔ — "میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں" — ۲/

قابل غور بات یہ ہے کہ یہ اقرار ان بزرگوں نے اپنی نجی گفتگو اور تنہائی کی محفل میں کیا ہے۔ اس لئے اسے کسی اور معنی پر محمول کرنے کا یہاں کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تاریخ کا ایک اور پرانا ورق الٹئے، تو یہ حروف جلی خط میں لکھے ملیں گے:

"بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ و نیاز کے لئے کچھ مت لایا کرو"۔ ۳/

یہ اعلان عام — تبلیغی جماعت کے مرکزِ ہدایت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کا ہے۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ — تبلیغی جماعت کے بانی

۱/ سوانح مولانا محمد یوسف ص ۱۹۲

۲/ پوری تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے۔ سوانح مولانا محمد یوسف ص ۱۹۳

۳/ اشرف السوانح۔ ج ۱ ص ۴۵

اور سربراہ مولوی الیاس صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ:۔

"مولانا اشرف علی تھانوی نے بہت کام کیا ہے۔ بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقۂ تبلیغ میرا ہو اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی" ۔۱

مولانا الیاس صاحب کا یہ ارمان کہ "تھانوی صاحب کی تعلیمات" عام ہو جائیں۔ ذرا اپنے ذہن میں رکھیئے۔ اور دوسری طرف تھانوی صاحب کی اس آرزو کی تڑپ ملاحظہ فرمایئے:۔

"اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو تو سب کی تنخواہ کردوں۔ پھر لوگ خود ہی وہابی بن جائیں" ۔۲

اب اسی سانس میں مولانا الیاس کے پیرو مرشد حضرت مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کی ــــ وہابیت ــــ کے ساتھ والہانہ خوش عقیدگی بھی ملاحظہ فرمالیجیئے (جن کے تجدیدی کارناموں کی تکمیل تبلیغی جماعت کی منزل مراد ہے) گنگوہی صاحب نے فتویٰ دیا:۔

"محمد ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی ــــ کہتے ہیں۔ ان کے عقائد ــــ عمدہ ــــ تھے" ۔۳

اب ذرا محمد ابن عبدالوہاب نجدی کے عمدہ عقائد بھی سن لیجئے جو خود اس کی لکھی ہوئی کتاب ــــ کتاب التوحید، ــــ سے نقل کئے جاتے ہیں ــــ اس کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

" ایھا المجانین لما لا تقولون یا الله وھو معکم فای حاجة الی المجئ الی محمد و الرجوع الیه"

---

۱ ملفوظات مولانا الیاس ص۵۷

۲ الافاضات یومیہ ص۶۷ ج ۳

۳ فتویٰ رشیدیہ جلد ۱ ص۱۱۱

ترجمہ:۔ اے پاگلو (یعنی مسلمانو) یا اللہ کیوں نہیں کہتے؟ حالانکہ وہ تمہارے ساتھ ہے ایسی حالت میں ــــ "محمد ــــ" کی طرف آنے اور ان کی طرف رخ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

اللہ پاک جل شانہ تو اپنے پیارے حبیب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی کبھی بھی "صلوٰۃ وسلام اور القاب و آداب" کے بغیر نہیں لیتا لیکن ایک گستاخ بندے کی جسارت ملاحظہ فرمایئے کہ نام مبارک ــــ محمد ــــ بغیر صلی اللہ علیہ وسلم کے ــــ بے باکانہ ــــ لکھتا چلا جاتا ہے اور اس کی غیرتِ ایمان کو پسینہ تک نہیں آتا۔

انتہا یہ کہ حضور علیہ السلام کو "بت" تک کہہ گیا جی ہاں ــــ خود اس کے لفظ اسی کتاب التوحید میں ملاحظہ فرمالیجیے:۔

"اما السابقون فاللات والعزیٰ والسواع واما اللاحقون فمحمد او علینا او عبدالقادر والکل سواء"

ترجمہ:۔ اگلے کافر (یعنی کفار مکہ) لات وعزیٰ اور سواع (یہ تینوں نام بتوں کے ہیں) کو پوجتے تھے اور پچھلے کافر (یعنی مسلمان) محمد و علی اور عبدالقادر کو پوجتے ہیں ــــ اور یہ سب برابر ہیں۔" ــــ دیکھا آپ نے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ــــ وہ "تینوں بت" اور یہ تینوں محترم ہستیاں معاذ اللہ ــــ "بت" ہونے میں برابر ہیں اس طرح ابن عبدالوہاب تو صاف صاف گالیوں پر اتر آیا تھا۔ اسی لئے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی فرما دیا تھا:۔

"سیکون فی امتی قوم یدعون الی کتاب الله ولیس منا فی شئ" (الحدیث)

ترجمہ:۔ عنقریب میری امت میں "ایک قوم" ظاہر ہوگی جو کتاب اللہ کیطرف بلائے گی اور اس کا ہم سے کوئی واسطہ نہیں۔"

"لیس منا فی شئ" (ہم سے اس کا کوئی واسطہ نہیں) ابن عبدالوہاب نجدی۔

نے اپنے قول وفعل سے عالم اسلام
علیہ وسلم کا روئے سخن اسی کی طرف ہے ——— "کتاب التوحید" ———
میں ——— "لیس منانی شئی" ——— کا اس نے ترکی بہ ترکی جواب دیا ہے۔ بلکہ
وہ تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں بھی ڈٹ گیا ——— جی ہاں ——— دیکھیے
رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:۔

"انما ولیکم اللہ ورسولہ" پارہ ۶

ترجمہ:۔ "بے شک (مسلمانو) تمہارا مددگار اللہ اور اس کا رسول ہے۔"
اس کا ابن عبدالوہاب نجدی نے ——— "کتاب التوحید" ——— میں
جواب دیا:۔

"من اعتقاد النبی وغیرہ ولیۂ فھو والبوجھل سواء ———"

ترجمہ:۔ "جو شخص، نبی، وغیرہ کو اپنا مددگار سمجھے وہ اور ابوجہل، شرک میں
برابر ہیں"

اس گستاخ شخص نے قرآن مجید کے خلاف یہاں تک بغاوت کی کہ اپنی
کتاب التوحید میں صاف صاف لکھ مارا:۔

"من قال یارسول اللہ اسئلک الشفاعۃ یامحمد ادع فی قضاء
حاجتی یامحمد اسئل بک واتوجہ الی اللہ بک
وکل من نادا ہٗ فقد اشرک شرکا اکبر"

ترجمہ:۔ جس شخص نے کہا ——— یارسول اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں
سفارش کا ——— اے سرکار خدا سے میری حاجت کے پورے ہونے کی دعا
کیجیے ——— اے سرکار میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کے ساتھ میں
خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہوں ——— جو شخص بھی ایسی ندا کرے اس نے
شرک عظیم کیا ——— لیکن رب تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔

ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفرلھم الرسول

لوجدوا اللہ توابا رحیما ۵" [۱]

ترجمہ "اگر ان لوگوں (مسلمانوں) نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ——— آپ
کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے خدا سے مغفرت چاہی اور آپ نے
بھی سفارش فرمادی تو خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے"

چنانچہ رب تعالیٰ نے تو توبہ کرنے والوں کو پہلے دربار رسالت میں توبہ
پیش کرکے اپنے پیارے رسول سے سفارش کی درخواست کرنے کی تعلیم
دی۔ اور اس نام نہاد "موحد" نے سرے سے اللہ تعالیٰ ہی کے حکم کے خلاف
اعلان جنگ کردیا۔

جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے اس حکم کے عین مطابق دعا
کا یہ طریقہ کار ایک نابینا صحابی کو تعلیم فرمایا تھا جس سے ان کی بینائی لوٹ آئی تھی
وہ دعا درج ذیل ہے:۔

"اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک نبیک محمد نبی الرحمۃ یامحمد انی
توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فیَّ"

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں اور تیری طرف میں نے تیرے
نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رخ کیا ہے۔ اے سرکار میں آپ کی ہمراہی
میں رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں اپنی اس ضرورت سے تاکہ میری حاجت پوری
ہوجائے اے اللہ ان کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔ (حصن حصین)

لیکن ابن عبدالوہاب نجدی ——— اللہ اور رسول کی ان سب باتوں کو شرک
عظیم قرار دیتا ہے اس طرح اس کی خود ساختہ تعلیمات ——— قرآنی تعلیمات
سے ٹکراتی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل ہی پیش گوئی
فرمادی تھی کہ "یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم"

---

[۱] قرآن مجید سپارہ ۵ رکوع ۶ آیت ۶۴

ترجمہ:۔ وہ ایسی ایسی باتیں کریں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادا تک نے نہ سنی ہوں گی۔

چنانچہ:۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تنقیص کی اور دیگر نبیوں ولیوں کی بھی توہین کی ان کی قبریں اکھاڑ ڈالیں احساء میں حکم دیا کہ بعض اولیاء اللہ کی قبروں کو بیت الخلاء بنالیا جائے درودوں کی کتابوں مثلاً دلائل الخیرات وغیرہ کو جلا کر خاکستر کر دیا ـــــ مؤذن کو اذان کے ساتھ درود پڑھنے کے جرم میں قتل کرا دیا اور کہا کہ ـــــ "زانیہ کے گھر میں رباب وچنگ کا گناہ مسجد نبوی کے منارے پر درود سلام پڑھنے سے بہت کم ہے"

"اس طرح حضور علیہ السلام پر بلند آواز سے درود پڑھنے سے روک دیا اور کہا کہ یہ شرک اکبر ہے حرم کعبہ کے غلاف پھاڑ ڈالے حجرۂ رسول کو لوٹ لیا ـــ مرقد حضور کی چادر تک اٹھا لے گئے ـــ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مزار مقدس کو منہدم کر دیا ـــ ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مرقد پاک ڈھاتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ "اپنی پوجا کروانی تھی اب اٹھ اور ہمارا مقابلہ کر"

وہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے سے بزور طاقت روکتے تھے حتیٰ کہ نماز کے بعد دعا مانگنے سے بھی نمازیوں کو روک دیا اور ـــ اولیاء اللہ سے توسل کرنے والوں کو کافر قرار دیا ـــ اس کے علاوہ ـــ مولانا ـــ اور سیدنا ـــ کہنا کفر ٹھہرایا۔؎۱

ابن عبدالوہاب نے اپنے ہر پیروکار کو قرآن کی تفسیر اپنی عقل کے مطابق کرنے کی اجازت دے دی تھی اس کے متبعین کہتے تھے کہ ـــ "ہمارے ہاتھ کا عصا ـــ "محمد" ـــ سے بہتر ہے کہ اس سے ـــ

؎۱ الدر السنیۃ صـ۵۲ مصنفہ امام السید احمد بن ذینی مفتی و امام المسجد الحرام

سانپ وغیرہ مارنے میں نفع ملتا ہے مگر محمد ـــ مر چکے ہیں ان سے نفع نہیں"؎۱

اس کے متبعین کا طریقہ کار یہ تھا کہ ـ جب کوئی شخص مجبوراً ان کے دین کو قبول کرنا چاہتا تو پہلے اسے کلمہ پڑھنے کا حکم دیتے ـــ اس کے بعد کہتے کہ تو خود اپنے آپ پر گواہ ہو جا کہ پہلے تو کافر تھا اور اپنے والدین اور فلاں فلاں (اکابر علماء) پر گواہ ہو جا کہ وہ سب کافر مرے ہیں۔ اگر وہ شخص اس کی گواہی دیتا تو اسے قبول کر لیتے تھے ـــ ورنہ اس کے قتل کا حکم دے دیتے تھے ـــ جو باہر کے لوگ ان کی اتباع کرتے تھے انہیں ـــ "مہاجرین" ـــ کے نام سے پکارا جاتا تھا اور "اہل شہر" کو ـــ "انصار" ـــ کہتے تھے "؎۲ اہل اسلام پر چڑھائی کرنے جاتے تو اسے "ہجرت" کہتے اور مسلمانوں پر فتح پاتے تو اسے "نصرت" کے نام سے یاد کرتے۔

اس سے زیادہ حیرت ناک بلکہ خطرناک بات یہ ہے کہ بالکل انہیں وہابیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آج کی نام نہاد تبلیغ کے داعی جماعتی صورت میں مسلمانوں کی بستیوں میں (کفار کی بستیوں میں کبھی نہیں) مارے مارے ـــ "دعوت" ـــ دیتے پھرتے ہیں اور صرف "اہل اسلام" کو ـــ "کلمہ" ـــ پڑھاتے ہیں (کسی کافر کو انہوں نے آج تک کلمہ نہیں پڑھایا)

بالکل اپنے قدما کی طرح اپنے نام نہاد تبلیغی سفر کو ـــ ہجرت کہتے ہیں اس میں کامیابی حاصل کرنے کو ـــ "نصرت" ـــ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

؎۱ الدرر سنیۃ

؎۲ الدرر سنیۃ صـ۴۶

فقہ حنفیہ کی بنیادی کتاب ـــــ ردّ المختار ـــــ کے حاشیہ ـــــ درّ مختار ـــــ میں آج کی تبلیغی جماعت کے قدیم پیش روؤں کے حق میں یوں تحریر ہے۔ "کما وقع فی . . . . مائتین والف"

ترجمہ:۔ جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ابن عبد الوہاب کے پیروؤں میں ہوا ـــــ وہ نجد سے نکلے اور حرمین شریفین پر مسلط ہو گئے وہ خود "حنبلی" ہونے کا بہانہ بناتے تھے (لیکن) یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ بس ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں وہ سب مشرک ہیں اس عقیدہ کی وجہ سے، وہابیوں، نے ـــــ "اہلسنت ـــــ اور ان کے علماء کا قتل مباح قرار دیا" ۱؎

یعنی سارے مسلمانان عالم کا قتل ان کے نزدیک مباح ہے ـــــ

جی ہاں! ابھی تو یہاں صرف وہابیت کا ـــــ آغاز ـــــ ہے اس "وہابی دعوت" کے خوفناک "انجام" سے خدا بچائے کیونکہ اس کے آئندہ اقدام کے لئے اپنے پیروؤں کو ابن عبد الوہاب یہ تعلیم دے گیا ہے۔

"انی ادعوکم الی الدین وجمیع ماھو تحت السبع الطباق
مشرک علی الاطلاق ومن قتل مشرکا فلہ الجنۃ"

ترجمہ:۔ میں تمہیں دین کی دعوت دیتا ہوں اور جو مخلوق (یعنی مسلمان) ہفت آسمان کے نیچے ہے وہ سب کی سب مشرک ہے ـــــ اور جس نے مشرک کو قتل کیا اس کے لئے جنت ہے"

چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ "وہابیوں" نے کبھی کفار کی خونریزی نہیں کی بلکہ مسلمانوں ہی کا قتل عام کیا جسکی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی خبر دے دی تھی۔

"یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان"

(یعنی وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور مشرکین کو نظر انداز کر دیں گے)

۱؎ دنیائے اسلام کے مسلم الثبوت فقیہہ اور متبحر عالم علامہ شامی کا بیان۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ نجدیوں کی تباہ کاریوں کی واضح مثالیں دیکھ کر "ہندوستانی وفد خلافت" نے ۱۹۲۶ء میں عرب کا دورہ کر کے درج ذیل رپورٹ دی۔

"قوم نجد کو ایک صدی سے یہی سکھایا گیا ہے کہ اس (نجدیوں) کے علاوہ سب مشرک ہیں اور نجدیوں کی گزشتہ صدی کی تاریخ بھی یہی بتاتی ہے کہ ان کے ہاتھ کفار کے خون سے کبھی نہیں رنگے گئے۔ جس قدر خونریزی انہوں نے کی وہ صرف مسلمانوں کی کی ہے۔" ۱؎

اب ذرا نجدیوں کے کرتوتوں کے سبب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی بیزاری کا احوال بھی پڑھ لیجیے:۔

ایک روز دربار رب العزت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگ رہے تھے۔ اللّٰھم بارک لنا فی شامنا اللّٰھم بارک لنا فی یمننا..... الخ ۲؎

ترجمہ:۔ اے اللہ برکت دے ہمیں ہمارے شام میں اے اللہ برکت دے ہمیں ہمارے یمن میں۔

اس پر بعض حاضر الوقت صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ وفی نجدنا،

(یعنی اے اللہ کے رسول اس دعائے خیر و برکت میں نجد کو بھی شامل فرما لیجیے)

اللہ کے پیارے رحمت والے نبی نے شام و یمن کے لئے بار بار دعا فرمائی مگر صحابیوں کے بار بار اصرار کے باوجود آپ نے "نجد" کو شامل دعا نہ فرمایا بلکہ ختم دعا کے بعد ان کی طرف متوجہ ہو کر "نجد" سے نفرت و بیزاری کا ان الفاظ میں اظہار فرمایا۔ ھناک الزلازل والفتن بھا تطلع قرن الشیطان (الحدیث)

ترجمہ:۔ اس جگہ (نجد) میں زلزلے و انقلاب آئیں گے اور فتنے اٹھیں گے اور وہیں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہو گا۔ ۳؎

۱؎ مسئلہ حجاز رپورٹ وفد خلافت ۱۹۲۶ء ص۱۵

۲؎ صحیح بخاری شریف ج۔ ا ص۱۴۱

۳؎ مشکوٰۃ شریف۔ اشعۃ اللمعات۔ مرقاۃ

علماء کرام نے فرمایا:۔ "قرن الشیطان" (شیطان کے سینگ) سے مراد
— محمد بن عبدالوہاب نجدی — ہے [1]

مصدقہ احادیث میں نجد سے فتنوں کا اٹھنا — (دین میں) زلزلے
آنا — اور نجد ہی سے — شیطان کا سینگ نکلنا یہ سب واضح اشارے
ہیں — مزید یہ کہ — حضرت سہل ابن حنیف سے بخاری شریف،
میں حضرت عبداللہ بن عباس — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم
سے جو روایتیں — ابن ماجہ — میں مروی ہیں یہ سب روایتیں ملتی جلتی
ہیں — ان تمام احادیث سے صاف صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ —
قرآن پاک — ان (نجدیوں وہابیوں) کے حلق سے نیچے نہ اترے گا اور باوجود
بات بات پر حدیث پڑھنے کے دین سے ایسے نکل جائیں گے، جیسے تیر کمان سے
نکل جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنا اور سنا
کہ "یہ لوگ ناتجربے کار اور احمق ہوں گے" دربار رسالت میں ان کا اکثر ذکر
رہا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ صحابہ نے انہیں کے تذکرے پر عرض کیا کہ —
"ما سیماھم" (یعنی اس گروہ کی علامت کیا ہے) ارشاد ہوا —
"سیماھم التحلیق" (یعنی ان کی نشانی سر منڈانا ہے) یہ نشانی تو اس نجدی
گروہ کے حق میں — نص قطعی — کا حکم رکھتی ہے۔

چنانچہ علامہ سید عبدالرحمٰن اھدل مفتیٔ اعظم زبید فرماتے ہیں کہ:۔
"اس نشانی کے ہوتے ہوئے ابن عبدالوہاب کے کسی رد کی ضرورت نہیں"
ابن عبدالوہاب نے وہابیوں کے جبراً سر منڈوا کے خود ہی یہ ثابت کردیا
ان تمام پیشنگوئیوں کی مصداق صرف اور صرف اسکی ذات ہے کیونکہ دوسرے
باطل فرقوں میں سے کسی نے بھی سر منڈانے کا کوئی حکم نہ دیا اور نہ ہی اس سختی

---

[1] الدرر سنیۃ صفحہ ۵

سے اس پر عمل کرایا حتیٰ کہ کوئی ہونے والا مرتد بغیر سر منڈوائے اس کی مجلس سے
اٹھ ہی نہیں سکتا تھا — کسی کافر کو مرتد کرنے کا تو اس کا ارادہ ہی نہ تھا اور نہ
ہی کوئی کافر اس وقت عرب میں موجود تھا وہ تو صرف مسلمانوں ہی کو مرتد بناتا
تھا۔ حتیٰ کہ مجبور عورتیں جب وہابیت اختیار کرتیں تو ان کے سر بھی زبردستی منڈوا
دیئے جاتے ایک عورت نے مجبوراً وہابیت اختیار کی تو ابن عبدالوہاب
نجدی نے اس کا سر منڈوانے کا حکم دیا اس پر عورت نے جواب دیا:۔

"اگر تو مرد کی داڑھی منڈوانے کا حکم دیتا تو عورتوں کے سر مونڈنے
کا حکم صحیح رہتا کیونکہ عورتوں کے سر کے بال تو مردوں کی داڑھی
کا مرتبہ رکھتے ہیں"

عورت کا یہ جواب سن کر وہ خارجی نجدی مبہوت ہوگیا اور اس سے کچھ
جواب نہ بن پڑا چنانچہ عورتوں کا سر منڈوانا جب سے موقوف ہوگیا۔

بات بات پر حدیث، پڑھنے کے علاوہ یہ لوگ "سنت سنت" کی بھی
رٹ لگاتے ہیں اگر یہ لوگ سنت کے دلدادہ ہوتے تو — زیارت
قبور کو شرک ہرگز نہ کہتے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو زیارتِ
قبور کا حکم دیا ہے۔

ان نھیتکم عن زیارۃ القبور الا فزوروھا —

ترجمہ:۔ میں نے تمہیں زیارت قبور سے روکا تھا — بیدار
ہوجاؤ پس زیارت قبور کرو۔

یہ تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا اور آپ کا عمل یہ رہا کہ —
اپنی والدہ محترمہ بی بی آمنہ کی قبر پر قطع منازل (شد رحال) کر کے تشریف
لے جاتے — اور یہ وہی "شد رحال" ہے جسے کتاب التوحید
اور نام نہاد تقویۃ الایمان — دونوں نے شرک اکبر لکھا ہے۔
العیاذ باللہ تعالیٰ۔

لیکن اس کے رد میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حسب ذیل روایت نے تو شک وشبہ کی کوئی گنجائش ہی نہ چھوڑی اور ابن عبد الوہاب اور اس کے سارے گروہ کا معاملہ ہی صاف کر دیا چنانچہ ارشاد عالی ہے۔

"سیکون فی امتی قوم یدعون الی کتاب اللہ ولیس
منا فی شیئ"

(یعنی عنقریب میری امت میں ایک قوم ظاہر ہوگی جو کتاب اللہ کی طرف بلائے گی اور ہم سے اس کا کوئی واسطہ نہیں ہوگا)

"دعوت قرآن" ـــــ دنیا سرکار عالی وقار نے اس قوم کی خاص نشانی قرار دی ہے آج دیکھیے (صلوٰۃ والسلام) کی محافل سے منحرف ہو کر اور "میلاد شریف کی مجالس سے بغاوت کر کے)

"درس قرآن" ـــــ کے حلقوں پر کس قدر زور دیا جا رہا ہے ـــ لیکن سن لیجیے سرکار دو عالم نے ـــــ ولیس منا فی شیئ ـــــ کے تحت اس گروہ سے اپنی بیزاری اور لاتعلقی کا صاف صاف اعلان کر دیا ہے نہ صرف یہ بلکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاص "وطن" ـــــ "وطن کی سمت" ـــــ "وطن کا نام" ـــــ پھر ان کے "قبیلے" اور ان کی "خاص نشانیاں" بیان فرما دی ہیں اور آخر ہدایت کر دی۔

"ایاکم وایاھم لا یضلونکم
ولا یفتنونکم"

(یعنی ان سے دور رہو ـــــ ان کو دور رکھو ـــــ کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔)

ان تمام حقائق سے ثابت ہو گیا کہ ـــــ نام نہاد تبلیغی جماعت "نجدیت" کی شگفتہ شاخ اور بے خبر عوام کو "وہابی" بنانے کا خوبصورت

جال" ہے لیکن یہ دیگر ظاہری وہابی تنظیموں کے مقابلے میں کچھ زیادہ ہی تقیہ باز اور پر اسرار ہے۔ اس لئے اپنے مشن میں زیادہ کامیاب ہے۔

اس جماعت کے سربراہ مولوی الیاس دیوبندی ـــــ مولوی رشید احمد گنگوہی (فقیہہ اعظم دیوبند) کے مرید خاص ہیں (۱) اور مولوی محمود الحسن (مہتمم دار العلوم دیوبند) کے شاگرد رشید ہیں اور ان کے مرکز ہدایت مولوی اشرف علی تھانوی ہیں (۲)

اس طرح مولانا الیاس صاحب سربراہ تبلیغی جماعت اول و آخر دیوبندی وہابی ہیں ـــــ اس کے علاوہ ان میں ایک اور بھی خوبی تھی ـــــ وہ انگریزوں کے خاص منظور نظر تھے اسی لئے ان کی ـــــ تبلیغی جماعت ـــــ کی نشو ونما میں انگریزی امداد کا بڑا عمل دخل تھا (۳)

وہابیوں کی عام گستاخانہ روش پر چلتے ہوئے مولوی الیاس کی ڈھٹائی کا یہ عالم ہے کہ وہ کہتے ہیں: "کنتم خیر امۃ" کی تفسیر خواب میں یہ القا ہوئی کہ تم (مولوی الیاس) "مثل انبیاء علیہم السلام لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو (۴)

"مثل انبیاء" کی اس خود ساختہ شیطانی تفسیر کے بعد "تنقیص انبیاء" ـــــ کی مزید جسارت ملاحظہ فرمائیے بالکل اسی طرح جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں گستاخ اول "ذو الخویصرہ" نے اپنے آپ کو اعلیٰ سمجھا اور حضور علیہ السلام کو برسر عام ٹوکا وہی لہجہ گستاخان رسول آج بھی اختیار کرتے ہیں چنانچہ "تبلیغی جماعت" کے امیر اول مولوی الیاس نے لکھا۔

---

(۱) دینی دعوت ص ۴۶ (۲) الافاضات الیومیہ جلد ۲ ص ۸۷ (۳) مولوی الیاس کی تبلیغی جماعت کو ابتداءً حکومت (برطانیہ) کی طرف سے روپیہ ملتا تھا۔ مکالمۃ الصدرین ص ۳ مرتبہ طاہر احمد قاسمی۔ (۴) ملفوظات الیاس ص ۵

"اگر حق تعالیٰ کسی سے کام نہیں لینا چاہے تو چاہے انبیاءؑ بھی کتنی کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا اور اگر کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے"۔ (۵)

ذرا ٹھنڈے دل سے سوچئے اس کا کیا مطلب ہوا؟ کیا ــــ "انبیاکرام" ــ اللہ تعالیٰ کی چاہت ورضا کے خلاف کوشش کرینگے؟ ــــ کبھی نہیں کریں گے! ہرگز نہیں کریں گے!! ــ اگر نہیں اور قطعی نہیں کریں گے تو پھر اس "ذوالخویصری" انداز بیان کو کیا کہا جائے؟ سوائے دریدہ دہنی!

دوم یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول رسولوں اور محبوب نبیوں سے تو کام نہ لے اور تبلیغی جماعت کے ضعیفوں سے وہ کام لے لے جو انبیاء بھی نہ کر سکیں ــــ معاذ اللہ۔ اس طرح کیا اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کو ذلیل کرنا چاہتا ہے؟ بات غلاظت میں لیتھڑ کر بیان کرنا وہابیوں کا محبوب مشغلہ ہے۔ سچ ہے سہ

"خدا جب دین لیتا ہے خباثت آہی جاتی ہے"

چنانچہ بابائے وہابیت اسمٰعیل قتیل دہلوی بھی یہی کہتا تھا:۔

"رسول کے چاہے سے کچھ نہیں ہوتا"۔ (۱) نیز یہ کہ "سب انبیاء اس کے نزدیک ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں"۔ (۲) ــــ گویا ذرۂ ناچیز بھی اولیاء وانبیا سے افضل ہے ــــ وہی بے ایمانی کا مظاہرہ وہاں ہے جہاں مولوی الیاس نے اپنے جملہ میں لفظ "ذرہ" استعمال کیا کہ:۔ "انبیاء چاہے کتنی کوشش کریں "ذرہ" نہیں ہل سکتا"۔ اور وہی بے ایمانی کا ذرہ یہاں ہے۔ انبیاعلیہم السلام کے چاہے سے اگر "ذرہ" نہیں ہل سکتا تو پھر تبلیغی وہابیوں کو چاہیے کہ نمازیں پچاس پڑھا کریں کیونکہ شب معراج پچاس نمازوں کی بجائے پانچ تو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے ہوئی ہیں۔ اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھا کریں

---

(۵) مکاتیب الیاس ص۱۳۱ (۱) تقویت الایمان ص۶۶ (۲) تقویت الایمان ص۶۲

کیونکہ خانہ کعبہ بھی تو رسول کے چاہنے ہی سے قبلہ قرار دیا گیا اس کے علاوہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان لانا۔ چاند کا دو ٹکڑے ہونا۔ سورج کا واپس پھرنا سب رسول کے چاہنے ہی سے تو ہوا ہے ــــ عقل کے اندھوں کو قرآن میں ــــ "ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ" (۳) بھی نظر نہیں آتا کہ

"خدا چاہتا ہے رضائے محمد"

تبلیغی جماعت بذات خود۔ دیوبندی گروہ ــ کا ایک تبلیغی دستہ ہونے کی حیثیت سے اس کا مذہبی مزاج ہمارے لئے کچھ نامعلوم نہیں ــــ پھر بھی سادہ لوح مسلمانوں کو معلومات کے اجالے میں لانے کے لئے دستاویزی ثبوت کے ساتھ یہ امر واضح ہو چکا ہے کہ نجد کے وہابی مشرب کے ساتھ تبلیغی جماعت ــــ کے ذہن وفکر کا کس قدر مضبوط رشتہ ہے۔

تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس کا یہ بیان اوپر گذر چکا ہے کہ ــــ "مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیمات وہدایات کو پھیلانا تبلیغی جماعت کا اصل مدعا ہے"۔ ایک طرف اس حوالہ کو نظر میں رکھئے اور دوسری طرف تھانوی صاحب کا یہ اقراری بیان پڑھئے۔

"ان کا سوانح نگار لکھتا ہے کہ ــــ

جن دنوں تھانوی صاحب کانپور مدرسہ جامع العلوم میں مدرس تھے انہیں دنوں کا واقعہ ہے کہ محلے کی کچھ عورتیں فاتحہ کرانے کیلئے مٹھائی لیکر آئیں تھانوی صاحب کے طلباء نے فاتحہ دینے کے بجائے مٹھائی لیکر خود کھا لی اس پر بڑا ہنگامہ ہوا۔ تھانوی صاحب کو خبر ہوئی تو وہ آئے اور انہوں نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:۔

ــــ بھائی یہاں "وہابی" رہتے ہیں۔ یہاں فاتحہ نیاز کیلئے کچھ مت لایا کرو"۔ (۱)

اب اسی سانس میں وہابی مشرب کیساتھ مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کی خوش عقیدگی کا

---

(۳) ترجمہ:۔ البتہ عنقریب خدا آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ (۱) اشرف السوانح ج ا ص۴۵۔

بھی حال آپ نے پڑھا کہ :۔

"محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو "وہابی" کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے"(۲)

وہابیوں کے "عمدہ عقائد" سے فقیہہ اعظم دیوبند کی روحانی وابستگی ظاہر ہے!

اس کے علاوہ تبلیغی جماعت کے موجودہ روح رواں مولوی منظور احمد صاحب نعمانی کا بیان بھی آپ کی نظر سے گذرا کہ :۔

"ہم بڑے سخت وہابی ہیں" (۳)

اسکے جواب میں تبلیغی جماعت کے مرکزی قائد مولانا زکریا شیخ الحدیث سہارنپوری نے فرمایا :۔

"مولوی صاحب میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں" (۱)

قارئین کرام! تھانوی صاحب سے لے کر مولوی منظور نعمانی اور مولوی زکریا صاحب تک، تبلیغی جماعت کے سارے قائدین کے یہ اقراری بیانات آپ کی نظر سے گذر چکے ہیں کہ :۔

— "ہم وہابی ہیں" — "میں بڑا سخت وہابی ہوں" —

— "وہابیوں کے عقائد عمدہ تھے" وغیرہ وغیرہ!!

اب اگر کوئی دوسرا ان کے بارے میں کچھ کہتا تو الزام سمجھا جاتا! لیکن خود اپنے اقرار کا مطلب اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ واقعتاً یہ حضرات خالص "وہابی" ہیں اور یہ بھی واضح رہے کہ یہ اقرار انہوں نے اپنی نجی گفتگو اور تنہائی کی ملاقاتوں میں کیا ہے اس لئے اس کی کوئی اور تاویل بھی نہیں کی جا سکتی۔

نیز یہ بھی پوری طرح واضح ہو گیا ہے کہ یہ سب کچھ محض الزام نہیں بلکہ تاریخی حقیقت ہے جس کا دستاویزی ثبوت ہم پہنچانے والے خود ان حضرات کے معتقدین و متعلقین ہیں ؎

"ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی!"

—— تمام شد ——

---

(۲) فتاوی رشیدیہ ج ا ص ۱۱۱ (۳) سوانح مولانا یوسف ص ۱۹۲ (۱) سوانح مولانا یوسف ص ۱۹۲